53

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَعَلٰی یَتَشَبَّثُ بِاَذْیَالِ مُحَمَّدٍ

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۶ وفا ۱۳۴۴ ہش ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ۱۶ جولائی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۵۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقانی ریفارمر میں بنی نوع کی ہمدردی اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہوتی ہے

یہ ہمدردی اور یہ جوش ہمارے سید و مولیٰ نبی کریمؐ میں غایت درجہ کا تھا

"روح کے اثر کی علامت یہ ہے کہ جب ربانی واعظ اور حقانی ریفارمر بولتا ہے تو وہ اپنے وعظ میں سامعین کو کالعدم سمجھتا ہے اور پیغام رساں ہو کر باتیں پہنچاتا ہے۔ ایسی صورت میں روح میں ایک گداز پیدا ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ پانی کے ایک آبشار کی طرح جو پہاڑ کے بلند کڑاڑے سے نشیب کی طرف گرتا ہے بے اختیار ہو کر گرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف بہتی ہے اور اس بہاؤ میں وہ ایک ایسی لذت اور سرور محسوس کرتی ہے جس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ پس وہ اپنے بیان اور اپنی تقریر میں وجہ اللہ کو دیکھتا ہے۔ سامعین کی اسے پرواہ بھی نہیں ہوتی کہ وہ سنکر کیا کہیں گے۔ اس کو ایک اور طرف سے ایک لذت آتی ہے اور اندر ہی اندر خوش ہوتا ہے کہ میں اپنے مالک اور حکمران کے حکم اور پیغام کو پہنچا رہا ہوں۔ اس پیغام رسانی میں جو مشکلات اور تکالیف اسے پیش آتی ہیں وہ بھی اس کے لئے محسوس اللذات اور مدرک الحلاوت ہوتی ہیں۔

ایسے لوگ چونکہ بنی نوع کی ہمدردی میں محو ہوتے ہیں۔ اس لئے رات دن سوچتے رہتے ہیں اور اسی فکر میں کڑھتے ہیں کہ یہ لوگ کسی نہ کسی طرح اس راہ پر آجائیں اور ایک بار اس چشمہ سے ایک گھونٹ پی لیں۔ یہ ہمدردی یہ جوش ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں غایت درجہ کا تھا اس سے بڑھ کر کسی دوسرے میں ہو سکتا ہی نہیں۔ چنانچہ آپ کی ہمدردی اور غمگساری کا یہ عالم تھا کہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کا نقشہ کھینچکر دکھایا ہے۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَنْ لَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ یعنی کیا تو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اس غم میں کہ یہ کیوں مومن نہیں ہوتے۔ اس آیت کی حقیقت آپ پورے طور پر نہ سمجھ سکیں تو جدا امر ہے مگر میرے دل میں اس کی حقیقت یوں پھرتی ہے جیسے بدن میں خون ؎

بدل دردیکہ دارم از برائے طالبانِ حق ٭ نمے گردد بیاں آں درد از تقریر کوتاہم

میں خوب سمجھتا ہوں کہ ان حقانی واعظوں کو کس قسم کا جانگداز درد اصلاحِ خلق کا لگا ہوا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ ۴۰۲-۴۰۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

ربوہ ۱۵ جولائی بوقت ۷½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۱۵ جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت کیل دار پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ علاج کے باوجود پھوڑے کی حالت میں کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

-• ربوہ ۱۵ جولائی۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین۔

-• تحریک جدید کی اسٹیشن سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں پر تند و تیز ہوا چلنے کی وجہ سے فصلوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ہر طرح کے نقصان سے محفوظ رکھے آمین (دکانت زراعت تحریک جدید)

-• محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نظارت اصلاح و ارشاد کی درخواست پر ۱۵ جولائی کے بعد سے مسجد مبارک ربوہ میں قرآن مجید کا درس دینا منظور فرمایا تھا۔ لیکن چونکہ ان ایام میں آپ کی طبیعت ایک پھوڑا نکل آنے کے باعث ناساز ہے۔ اس لئے آپ فی الحال درس شروع نہیں فرما سکیں گے درس کا پروگرام سردست ملتوی سمجھا جائے (نظارت اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ جولائی ۶۵ء

مسئلہ حیات و وفاتِ مسیحؑ کے متعلق
مودودی صاحب کی تصریحات

(قسط نمبر ۲)

مودودی صاحب نے اسی نوٹ میں لفظ متوفیک پر بھی عجیب و غریب بحث فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس کے جواب میں قرآن سے اگر کوئی دلیل پیش کی جا سکتی ہے تو وہ زیادہ سے زیادہ صرف یہ ہے کہ سورہ آل عمران میں اللہ تعالےٰ نے متوفیک کا لفظ استعمال کیا ہے (رکوع ۶) لیکن جیسا کہ وہاں ہم حاشیہ ۵۱ میں واضح کر چکے ہیں یہ لفظ طبعی موت کے معنی میں صریح نہیں ہے بلکہ قبضِ روح اور قبضِ روح و جسم دونوں پر دلالت کر سکتا ہے۔ لہٰذا یہ ان قرائن کو ساقط کر دینے کے لئے کافی نہیں ہے جو ہم نے اوپر بیان کئے ہیں۔ بعض لوگ جن کو مسیح کی طبعی موت کا حکم لگانے پر اصرار ہے سوال کرتے ہیں کہ توفی کا لفظ قبضِ روح و جسم پر استعمال ہونے کی کوئی اور نظیر بھی ہے؟ لیکن جبکہ قبضِ روح و جسم کا واقعہ تمام نوعِ انسانی کی تاریخ میں پیش ہی ایک مرتبہ آیا ہو تو اس معنی پر اس لفظ کے استعمال کی نظیر پوچھنا محض ایک بے معنی بات ہے۔ دیکھنا یہ چاہیئے کہ آیا اصل لغت میں اس استعمال کی گنجائش ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو ماننا پڑے گا کہ قرآن نے رفع جسمانی کے عقیدہ کی صاف تردید کرنے کے بجائے یہ لفظ استعمال کر کے ان قرائن میں ایک اور قرینہ کا اضافہ کر دیا ہے جن سے اس عقیدہ کو الٹی مدد ملتی ہے ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ موت کے صریح لفظ کو چھوڑ کر وفات کے محتمل المعنیین لفظ کو ایسے موقع پر استعمال کرتا جہاں رفع جسمانی کا عقیدہ پہلے سے موجود تھا اور ایک فاسد اعتقاد، یعنی الوہیتِ مسیحؑ کے اعتقاد کا موجب بن رہا تھا۔"

(تفہیم القرآن جلد اوّل صفحہ ۴۲۱)

یہاں آپ نے ایک ایسا اصول دیا ہے کہ جس سے ہر غلط بات کو صحیح ثابت کیا جا سکتا ہے یعنی اگر کوئی مثال کسی غلط بات کی تائید میں نہ ہو تو کہہ دو کہ چونکہ زیرِ بحث بات ہی واحد مثال ہے اس لئے یہ درست ہے۔ یعنی اگر مودودی صاحب کے ماننے والے یہ کہیں کہ وہ بغیر روٹی کھائے زندہ رہتے تھے اور ان سے کہا جائے کہ کوئی اور مثال دو کہ انسان بغیر روٹی کھائے رہ سکتا ہے تو اس کا جواب یہ دیا جا سکتا ہے کہ چونکہ یہ واحد مثال ہے اس لئے صحیح ہے۔ آپ لاکھ مثالیں دیں کہ کوئی آدمی روٹی کھائے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اس کا کوئی اثر نہیں۔ اسی طرح آپ بیسیوں مثالیں دیں کہ توفی کے معنی جہاں اللہ تعالےٰ فاعل ہو ہمیشہ صرف قبضِ روح کے ہوتے ہیں مودودی صاحب کے نزدیک یہ بے معنی بات ہے۔

اب اسی سوال کو پھر لیجئے کہ یہ معاملہ کیوں غیر معمولی نوعیت کا ہے کہ اس کا ذکر قرآن کریم میں اسی زور شور سے کیا گیا ہے اگر مودودی صاحب نے بائیبل کو دیکھا ہوتا تو اس میں آپ کو نظر آتا کہ

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔"

(گلتیوں ۳/۱۰-۱۳)

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں "ما صلبوہ" کہہ کر واضح کر دیا ہے کہ یہودی صرف یہی نہیں کہتے تھے کہ ہم نے مسیحؑ کو قتل کر دیا ہے بلکہ یہ بھی کہتے تھے کہ ہم نے اس کو صلیب پر لٹکا کر نعوذ باللہ لعنتی موت مارا ہے۔ لعنت کے معنی ہیں اللہ تعالےٰ سے پھر جانا۔ گویا یہودیوں کا کہنا تھا کہ حضرت مسیحؑ کا رفع الی اللہ نہیں ہوا بلکہ رفع الی الشیطان (نعوذ باللہ) ہوا ہے۔ قرآنِ کریم نے نہایت وضاحت سے یہودیوں کے اس قول کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ اگرچہ بظاہر یہ شبہ ہوتا ہے کہ آپ صلیب پر وفات پا گئے تھے ولکن شبہ لھم اور یہودیوں کے ادعا کے مطابق نعوذ باللہ لعنتی موت مرے تھے مگر ایسا نہیں ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے آپؑ کا رفع اپنی جانب کیا تھا کیونکہ

کان اللہ عزیزاً حکیما

مودودی صاحب نے آسمان کے متعلق موجودہ تحقیقات کو مان کر اس کی جگہ خدا کی کائنات کے الفاظ تو استعمال کر لئے ہیں مگر آج خود عیسائیوں نے جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حیات و وفات کے متعلق تحقیقات کی ہے اس کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ چنانچہ جس کفن میں صلیب سے اتار کر آپکے جسم کو لپیٹا گیا تھا اس کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ کو صلیب پر سے زندہ . . . . . اتار لیا گیا تھا۔ کیونکہ کفن پر جو زخموں کے نشانات ہیں وہ مُردہ جسم کے نہیں ہو سکتے۔ پھر حال ہی میں ایک برطانوی ڈاکٹر نے تجربات کی بنا پر کہا ہے کہ مسیح علیہ السلام پر ایسی غشی کا عالم طاری ہو گیا تھا جو موت سے ملتی جلتی تھی۔

اس کے علاوہ مصری اہلِ علم حضرات نے بھی قرآن کریم سے یہ استدلال کیا ہے کہ آپؑ صلیب پر سے زندہ اُتار لئے گئے تھے اور آپؑ نے طبعی وفات پائی تھی۔ حیرانی ہے کہ مودودی صاحب نے ان تمام باتوں کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اور قرآن مبین پر نعوذ باللہ یہ الزام لگایا ہے کہ اس نے اس مسئلہ کو تشنہ ہی چھوڑ دیا ہے۔ محض اس لئے کہ آپ ایک غلط العام بات کی اس ڈر سے تردید نہیں کرنا چاہتے کہ ان کے سیاسی عزائم پر اثر انداز ہوتی ہے ورنہ وہ آیہ

واذ قال اللہ یٰعیسیٰ انی
متوفیک ورافعک الی
(آل عمران)

سے یہ نتیجہ نہ نکالتے کہ چونکہ لغت میں توفی قبضِ روح اور قبضِ جسم دونوں کے لئے آتا ہے اس لئے یہاں دونوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ حالانکہ یہاں متوفیک کا لفظ رافعک سے پہلے آتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے بقول مودودی صاحب روح اور جسم دونوں قبض کر لئے تو پھر رفع کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پھر ایک دوسری آیہ میں بھی "توفی" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ سورۂ مائدہ میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالےٰ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھے گا کہ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری والدہ کو خدا بنا لینا تو حضرت عیسیٰؑ جواب دیں گے کہ

وکنت علیھم شھیداً ما دمت
فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم

یعنی میں نے تو نہیں کہا . . . جب میں ان میں موجود رہا میں ان پر گواہ ہوں یعنی میری زندگی میں تو انہوں نے مجھے اور میری والدہ کو خدا نہیں بنایا لیکن جب تُو نے مجھے موت دے دی تو پھر ان پر تُو ہی نگران تھا۔

یہاں بھی اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے توفی کا لفظ استعمال کیا ہے اگر بقول مودودی صاحب روح اور جسم دونوں ہی قبض ہوئے ہیں اور آپ کے قول کے مطابق حدیثوں میں آپ کی آمدِ ثانی کی پیشگوئی موجود ہے تو پھر کیا مسیح علیہ السلام کا یہ جواب غلط نہ ہوگا۔ حالانکہ مودودی صاحب بھی مانتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ نازل ہو کر یکسر الصلیب کا کام کریں گے یعنی ان کو اپنے دوسرے نزول میں پورا پورا علم ہوگا کہ عیسائیوں نے ان کو اور ان کی والدہ کو خدا بنا لیا ہوا ہے۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر توفی کا عمل ایک بار ہی ہوگا کہ قیامت آ جائے گی اور آپ اللہ تعالےٰ کے سامنے حاضر ہو کر جواب دہی کریں گے۔

یہاں بھی توفی کا لفظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے استعمال ہوا ہے کیا یہ آیہ کریمہ آل عمران والی آیہ کے لفظ متوفیک کے معنی متعین نہیں کر دیتی۔ اگر مودودی صاحب کی توضیح مان لی جائے کہ متوفیک میں توفی کا لفظ روح اور جسم دونوں کے قبض کے لئے استعمال ہوا ہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ اللہ تعالےٰ ایک ہی شخص کے تعلق میں توفی کے معنی ایک جگہ تو روح اور جسم دونوں کے قبض کے کرتا ہے اور دوسری جگہ صرف روح کے قبض یعنی وفات کے کرتا ہے کیا اس سے زیادہ بھی کوئی بات مضحک ہو سکتی ہے۔ فتدبروا۔

مودودی صاحب نے ترجمان القرآن جولائی ۱۹۶۵ء میں آسمان کی جگہ الفاظ "کہیں خدا کی کائنات" کے استعمال کئے ہیں۔ رفع کے لفظ سے آسمان کے لئے تو پھر کوئی خفیف سا قرینہ ہو سکتا تھا مگر "کہیں خدا کی کائنات" کے لئے تو وہ خفیف سا قرینہ بھی باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ تحت الثریٰ بھی تو خدا کی کائنات میں ہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالےٰ نے بن باپ کی پیدائش کی صورت میں عیسائیوں کے عقیدہ الوہیتِ مسیحؑ کی تردید یہ کہہ کر کر دی کہ مثلہ کمثل آدم اسی طرح اللہ تعالےٰ نے آپ کی موت ثابت کر کے صعود الی السماء کی بناء پر الوہیتِ مسیحؑ کی تردید بھی کر دی ہے۔ اور مودودی صاحب کا یہ الزام کہ اللہ تعالےٰ نے اس مسئلہ کو یونہی چھوڑ دیا ہے سراسر غلط ہے۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا مغربی افریقہ کے ممالک کا نہایت کامیاب دورہ

54

سیرالیون میں ورود مسعود پر تپاک خیر مقدم وزیر اعلیٰ اور دیگر چوٹی کے لیڈروں سے اہم ملاقاتیں ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام ملک کے عمائدین کی طرف سے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا کھلا اعتراف

مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ

اگلے روز یعنی سولہ مئی کو مکرم میاں صاحب نے باقاعدہ احمدیہ سیکنڈری سکول کا معائنہ فرمایا۔ اس موقعہ پر بھی طلباء نے عربی زبان میں نظمیں خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں اور قومی ترانہ بھی گایا۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے طلبا سے خطاب فرمایا۔ جس میں انہیں اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ طالب علمی کے زمانے میں بچوں کو اپنی پوری توجہ تعلیم حاصل کرنے کی طرف لگانی چاہیئے۔ اور تعلیم کو اخلاق اور کردار سے کسی رنگ میں بھی الگ نہیں کیا جا سکتا ایسا علم جو انسانی کردار کو بلند نہ کرے کسی کام کا نہیں بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسا علم نقصان دہ ہے۔ حاصل کرنے والے کو بھی اس کا نقصان ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی۔ مکرم میاں صاحب نے اسلامی اور خصوصاً احمدیہ سکولوں کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان سکولوں کے فارغ التحصیل علم دین سے واقف ہونے چاہئیں۔ اور ان کا کردار اور ان کے اخلاق امتیازی طور پر دوسروں سے بہتر ہونے چاہئیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی بنیاد جس غرض کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی وہ آپ نے بیان فرمائی۔ اور طلباء اور اساتذہ کو خاص طور پر نصیحت کی کہ یہاں کا ماحول اسلامی ہونا چاہیئے۔ اور طلباء کو اسلامی اقدار سے نہ صرف واقف کروانا چاہیئے۔ بلکہ ان کا پابند بنانا چاہیئے۔ آپ نے طلباء کو قوم و ملک کی امانت قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ قوموں کی نظریں ہمیشہ بچوں پر ہوتی ہیں۔ کیونکہ قوموں کی خوبیوں کے تسلسل کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ خوبیاں بچوں میں منتقل ہو جائیں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ یہ اساتذہ کا کام ہے کہ وہ بچوں کو قومی اور ملکی ضروریات سے آگاہ کرتے رہیں۔ اور ان کے دلوں میں حب وطن کا جذبہ پیدا کرتے رہیں۔

اس خطاب کے بعد مکرم میاں صاحب نے سکول کی لاگ بک (Log Book) میں اپنے تاثرات تحریر فرمائے۔ آپ نے سکول کی ترقی کا اور وہ بھی ایک قلیل سے عرصہ میں۔ ذکر فرمایا اور اپنی خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو ہر رنگ میں بابرکت کرے۔

سکول کے معائنے کے بعد مکرم میاں صاحب نے فری ٹاؤن میں چار میل کے فاصلہ پر ایک جگہ [illegible] تشریف لے گئے یہاں کی جماعت ابھی حال ہی میں قائم ہوئی ہے۔ مکرم میاں صاحب کی اس جماعت میں تشریف آوری کی غرض ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھنا بھی تھا۔ اس تقریب میں کئی سو افراد شرکت کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ لوگوں کے بیٹھنے کے لئے ایک عارضی سٹینڈ بنایا ہوا تھا۔ تاکہ تقریب کے دوران احباب آرام سے بیٹھ کر سب کچھ دیکھ اور سن سکیں۔ صدارت کے فرائض آنریبل مصطفےٰ نے ادا کئے۔ اپنی صدارتی تقریر میں مصطفےٰ صاحب نے فرمایا کہ احمدیہ جماعت ایک ایسی جماعت ہے۔ کہ جس سے صرف اچھی ہی باتوں کی توقع کی جا سکتی ہے کیونکہ اس جماعت کا اوڑھنا بچھونا ہی اسلام اور مسلمانوں کی مدد ہے۔ یہ لوگ اپنا وقت اور روپیہ اور جانیں تک خرچ کر کے دین کی خدمت کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی ہمدردی میں پیش پیش ہیں۔ صدر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں صدر صاحب اور حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مساجد کی مذہبی اور سماجی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ مکرم میاں صاحب نے فرمایا۔ کہ مساجد نہ صرف نمازیں پڑھنے کے لئے ہیں بلکہ درحقیقت یہی مسلمانوں کی سماجی زندگی کا مرکز بھی ہیں۔ اور اگر مسلمان صحیح معنوں میں اپنے آپکو مساجد کے ساتھ وابستہ کر لیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں بڑی برکت ڈالے گا۔ اس موقعہ پر عیسائیوں کے نمائندوں نے بھی مسجد کا سنگ بنیاد رکھتے جانے پر مبارکباد پیش کی۔

بعد ازاں اجتماعی دعا کی گئی اور بچوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں عربی اشعار گا کر سنائے۔ اس تقریب کو حکومت کے محکمہ اطلاعات نے ریکارڈ کیا۔ اور اس کی متحرک تصاویر بھی لیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آنریبل مصطفےٰ صاحب نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ چونکہ یہ خدا کا گھر بنایا جا رہا ہے۔ اس لئے سب لوگ دل کھول کر چندہ دیں۔ انہوں نے اپنی طرف سے پہلی قسط کے طور پر پچاس پونڈ پیش کئے۔ مکرم میاں صاحب نے بھی اس مسجد کے لئے پچاس پونڈ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف سے چندہ جمع ہونا شروع ہو گیا اور چند منٹوں میں چار سو پونڈ کی رقم جمع ہو گئی۔

اس تقریب کے تھوڑی ہی دیر بعد مکرم صاحبزادہ صاحب کا ٹیلی ویژن پر انٹرویو ہوا جس میں انٹرویو کرنے والے نے متعدد سوالات پوچھے۔ مکرم میاں صاحب سے پوچھا گیا کہ ان کے خیال میں وہ کونسی بات ہے۔ جو سب سے زیادہ لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کرتی ہے۔ یہ سوال گویا اس اعتراف کے مترادف تھا کہ اب مغربی افریقہ میں عیسائیت شکست کھا رہی ہے اور اسلام روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے متعلق بھی سوالات کئے اور مکرم میاں صاحب سے مغربی افریقہ کے دورے کے تاثرات بھی دریافت کئے۔ اسی طرح احمدی اور غیر احمدی میں فرق کی تفصیلات بھی پوچھی گئیں۔ مکرم میاں صاحب کے جوابات نہایت برجستہ تھے۔ پروگرام دیکھنے والوں نے بعد میں مکرم میاں صاحب کو مبارک باد دی۔ اور کہا یہ پروگرام از حد مفید اور نہایت کامیاب رہا ہے۔

اسی روز شام کے ساڑھے پانچ بجے مسلم کانگریس اور مسلم برادرہڈ (جن کا مکرم صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے) کی طرف سے استقبالیہ کا انتظام تھا۔ مسلم کانگریس جو سیرالیون کی سب سے بڑی مسلم پارٹی ہے۔ احمدیہ جماعت کے کام سے بے حد متاثر ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ مسلم کانگریس احمدیہ جماعت ہی کے لائنز پر کام کرنا چاہتی ہے۔ کیونکہ یہ پارٹی خوب سمجھتی ہے۔ کہ اس وقت اسلام کی کامیاب اور موثر خدمت صرف اور صرف احمدیہ جماعت ہی کر رہی ہے۔

یہ استقبالیہ تقریب ایک بہت بڑے مجمع پر مشتمل تھی۔ حکومت کے وزراء اور افسران محکمہ جات۔ بیرونی ممالک کے سفارتی نمائندے اور مقامی سیاسی لیڈر اور تاجر یہ سبھی لوگ مدعو تھے۔ صدر صاحب آنریبل مصطفےٰ نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدیہ جماعت کے کام کو تفصیل کے ساتھ حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ اور اپیل کی کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس جماعت کی جو عرصہ سے خدمت دین میں مصروف ہے۔ ہر رنگ میں مدد کرے۔ جماعت کی تبلیغی اور تعلیمی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ مسلمان خود ہی اس بات پر غور کریں۔ کہ اگر احمدیہ جماعت نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ جو انہوں نے آج تک کیا ہے تو مسلمانوں کی کیا حالت ہوتی۔ ایسی باتیں تفصیل سے بیان کرنے کے بعد مصطفےٰ صاحب نے رخ ان لوگوں کی طرف پھیرا جو گاہے بگاہے جماعت کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور بڑے زور دار الفاظ میں ان کو نصیحت کی کہ وہ اپنا وقت ضائع نہ کریں اور ایک اچھا کام کرنے والی جماعت کی راہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش نہ کریں۔

مکرم صاحبزادہ صاحب نے اس تقریر کے جواب میں ایک نہایت شستہ تقریر فرمائی صدر صاحب اور دیگر حاضرین اور خصوصاً مسلم کانگریس اور برادرہڈ کے ممبروں کا خاص طور پر شکریہ ادا کرنے کے بعد آپ نے جماعت کے کام اور اس کے عزم کو واضح فرمایا۔ اور کہا کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اسلام کی ترقی کی ضامن ہے۔ اور احمدیہ جماعت اس بات کا تہیہ کر چکی ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ کر کے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو نہ صرف لوگوں تک پہنچائے گی۔ بلکہ اس پیغام کی برتری ثابت

کرکے لوگوں کو اس کی طرف دعوت دے گی اور انہیں حلقہ بگوشِ اسلام کرے گی۔ یہ کام سارے مسلمانوں کا ہے اور درحقیقت ہم سبکو مل کر یہ کام کرنا چاہیئے۔

سیرالیون میں اسلام کی روز افزوں ترقی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ مسلم کانگریس جیسی بڑی اور اہم اسلامی پارٹی اپنے فرض کو خوب سمجھتی ہے اور احمدیہ جماعت سے ہر قسم کا تعاون کرتی ہے۔ اس تعاون کے میٹھے پھل ہم سب دیکھ رہے ہیں بلکہ کھا بھی رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک لمبے عرصے سے احمدیہ جماعت تن تنہا تبلیغ اسلام میں مصروف ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ مسلمانوں کے دوسرے فرقے بھی آگے آئیں اور اسلام کی خدمت کریں۔ ہمارے لئے یہ امر باعثِ مسرت ہوگا اور ہم آپ لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ہر اس شخص کی جو اسلام کی خدمت کے لئے اٹھے ہر قسم کی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اس تقریب میں فرداً فرداً بھی بہت سے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا۔ اور یہ خوشی کی بات ہے کہ ہر شخص نے جماعت کے کام کی تعریف کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ہمیں اپنی تبلیغی اور تعلیمی کوششوں کو تیز سے تیز تر کر دینا چاہیئے۔ کئی دوستوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ احمدیہ جماعت صحیح معنوں میں ملک و قوم کی خدمت کر رہی ہے۔

اس سے اگلے روز فری ٹاؤن سے بو (Bo) پہنچے۔ بو ایک عرصہ تک اس ملک میں جماعت کا لوکل مرکز رہا ہے۔ یہاں ہمارا ایک پرائمری سکول ہے ایک سیکنڈری سکول ہے۔ ایک پریس ہے دو مشن ہاؤس ہیں اور یہی وہ جگہ ہے جہاں سے ایک لمبے عرصہ تک سارے سیرالیون میں تبلیغ کی جاتی رہی ہے۔ یوں بھی ملکی لحاظ سے اندرون ملک (Interior) میں بو ایک خاص اہمیت کا شہر ہے۔ اس کے قریب ہی کے ایک علاقہ میں ہیرے نکلتے ہیں جو ملکی معیشت میں ایک اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

بو (Bo) میں مکرم صاحبزادہ صاحب کے ورود مسعود پر جماعت کے دوست استقبال کے لئے جمع تھے ان میں جماعت کے صدر پیرا ماؤنٹ چیف گامانگا بھی شامل تھے۔ اھلاً وسہلاً ومرحبا کے نعروں میں ایک چھوٹی سی بچی نے آگے بڑھ کر مکرم میاں صاحب کی خدمت میں ایک گلدستہ پیش کیا۔ مکرم میاں صاحب کی آمد کے پیشِ نظر سکول کی عمارت خوب سجائی ہوئی تھی۔ سکول تک جانے والی سڑک بھی آراستہ تھی۔ جماعت کے دوستوں کے علاوہ سکول کے طلباء بھی استقبال میں شریک تھے۔

پونے پانچ بجے جماعت کی طرف سے استقبالیہ کا انتظام تھا۔ جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے چیف گامانگا صاحب نے ایڈریس پڑھا جس میں مکرم میاں صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے جماعت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کیا گیا اور مکرم میاں صاحب کو اس امر کا یقین دلایا گیا کہ سیرالیون کی احمدیہ جماعت اس عزم کے ساتھ کام کر رہی ہے کہ اسلام کو تھوڑے سے تھوڑے وقت میں ادیان باطلہ پر غالب کر دیا جائے ایڈریس پیش کرنے کے بعد جماعت کی طرف سے مقامی چیف جو لباس پہنتے ہیں وہ مکرم میاں صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا جسے مکرم میاں صاحب نے خوشی سے قبول فرمایا۔ اس کے ساتھ ہی ہاتھی دانت کی بنی ہوئی ایک چھڑی بھی مکرم میاں صاحب کی خدمت میں پیش کی گئی۔

جوابی تقریر میں مکرم میاں صاحب نے سیرالیون جماعت کے کام کی تعریف فرمائی اور دوستوں کو تلقین کی کہ اسلام کی ترقی ہم سے قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ پس ہم میں ہر شخص کو ہر وقت قربانی کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

اس تقریب کے اختتام پر وہیں پنڈال میں نمازیں ادا کی گئیں۔ اٹھارہ تاریخ بروز منگل مکرم میاں صاحب محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر دعا کے لئے تشریف لے گئے مکرم مولانا مرحوم بے پناہ تبلیغی جذبے کے مالک تھے۔ سیرالیون پر ان کے وہ احسانات ہیں کہ آئندہ نسلیں انہیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔ اگرچہ سیرالیون میں پیغامِ احمدیت تو حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر کے ذریعہ ۱۹۲۱ء ہی میں پہنچ گیا تھا لیکن صحیح معنوں میں سیرالیون کے باشندوں کو مکرم مولانا نذیر احمد صاحب علی ہی نے اس سے متعارف کرایا تھا۔

مکرم مولانا علی صاحبؓ والے قبرستان میں ایک لوکل احمدی مبلغ بھی مدفون ہیں ان کی قبر پر بھی مکرم میاں صاحب نے دعا فرمائی۔ مغربی افریقہ میں خاص طور پر اور دیگر تمام علاقوں میں عام طور پر لوکل مبلغین کے کام کو جو اہمیت حاصل ہے اسے کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ فوج در فوج لوگ اس وقت احمدیت میں داخل ہوں گے جب لوکل مبلغین کی تعداد بڑھ جائے گی اور ان کے کام کا حلقہ زیادہ وسیع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدوں کو جلد پورا فرمائے۔ آمین۔

فری ٹاؤن سے واپسی پر مشن ہاؤس اور پریس کا معائنہ کیا گیا اور اس سلسلہ میں بعض اہم باتیں زیرِ غور آئیں۔ پریس کی افادیت کو بڑھانے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسے بو (Bo) سے فری ٹاؤن تبدیل کر دیا جائے۔ فری ٹاؤن ملک کا دارالحکومت ہے اس لئے پریس وہاں زیادہ اچھے طریق پر چلایا جا سکتا ہے اس معائنہ کے بعد جماعت کے دوستوں نے مکرم میاں صاحب سے ملاقات کی اور مشن کی آئندہ ترقی کے پروگراموں پر مشتمل ایک میمورنڈم آپ کی خدمت میں پیش کیا جس کے متعلق میاں صاحب نے بعد میں غور کرنے کا وعدہ فرمایا۔

اس روز ساڑھے چار بجے احمدیہ سیکنڈری سکول کی طرف سے مکرم میاں صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا سکول کے ہیڈ ماسٹر مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی اور پھر مکرم میاں صاحب سے درخواست کی کہ سکول کی لیبارٹری کا افتتاح فرمائیں۔ لیبارٹری میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ضروری سامان موجود ہے اس کے انچارج مکرم مبارک احمد صاحب نذیر ابن مکرم مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نہایت ہی محنتی۔ مخلص اور محبت کرنے والے نوجوان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

اس تقریب پر تقریباً پانچ صد احباب مدعو تھے۔ افتتاح کے بعد ریفرشمنٹ کا انتظام تھا۔ چنانچہ ریفرشمنٹ کے دوران انفرادی طور پر لوگوں سے ملاقات کا موقع ملا۔

اس سے اگلے روز یعنی انیس مئی بروز بدھ بو (Bo) سے فری ٹاؤن واپسی ہوئی۔ اگرچہ ہوائی جہاز کے ذریعہ یہ سفر کرنے کا پروگرام تھا لیکن موسم غیر یقینی ہونے کی وجہ سے چیف گامانگا صاحب نے مشورہ دیا کہ یہ سفر بذریعہ کار کیا جائے۔ یہاں یہ بات بیان کرنا ضروری ہے کہ سیرالیون میں قیام کے دوران چیف گامانگا صاحب نے اپنی کار مکرم میاں صاحب کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے ایمان اور اخلاص میں زیادتی کرے۔ آمین۔

بیس مئی کو مکرم میاں صاحب نے مکرم سید مسعود احمد صاحب کو گامبیا بھیجا۔ چونکہ وہ خود سفر کی تھکان اور ناسازیٔ طبیعت کی وجہ سے وہاں نہ جا سکتے تھے اس لئے مکرم سید مسعود احمد صاحب نے وہاں کے مشن کا جائزہ لیا اور مکرم صاحبزادہ صاحب نے یہ دن فری ٹاؤن میں گزارا۔ شام کے وقت مکرم صاحبزادہ صاحب ایئرپورٹ پر تشریف لے گئے تاکہ رات وہاں گزاری جائے۔ اگلے روز جہاز کی روانگی سے قبل جماعت کے بعض دوست اور سکول کے اساتذہ ایئرپورٹ پر تشریف لے آئے اور دلی دعاؤں کے ساتھ مکرم میاں صاحب کو روانہ کیا اور اس روانگی کے ساتھ مغربی افریقہ کا دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس دورے کے بہترین نتائج مترتب فرمائے اور اسے ہر رنگ میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کا باعث بنائے اور مکرم صاحبزادہ صاحب کو جنہوں نے طبیعت کی ناسازی کے باوجود یہ لمبا دورہ کیا اپنے فضلوں سے نوازے اور بیش از بیش دینی خدمات کی توفیق دے۔ آمین۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

الغرض قرآن کریم میں صریح طور پر حیاتِ مسیحؑ اور صعود الی السماء کی تردید کی گئی ہے۔ اور عیسائیوں کے عقیدہ الوہیت مسیحؑ کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی ہے۔ اور یہودیوں کے قول کی بھی تردید کر دی ہے۔ قرآن کریم میں وفاتِ مسیحؑ کی صریح نصوص موجود ہیں ان کی موجودگی میں احادیث کی تعبیر جو کشوف کے رنگ میں قرآن کریم کے فیصلہ کے مطابق ہی کرنی لازمی ہے۔ بل رفعہ اللہ الیہ میں کسی قسم کا ابہام نہیں ہے۔ ابہام اس وقت پیدا ہوتا ہے جب احادیث کو قرآن پر قاضی بنایا جائے حالانکہ مسلمہ طور پر قرآن کریم احادیث پر قاضی ہے۔ تمام محدثین کا یہی مذہب ہے کہ احادیث اگر بظاہر قرآن کریم کے مخالف نظر آتی ہوں تو ان کی ایسی توجیہہ کرنی چاہیئے کہ ان کی نص صریح سے تطبیق کرنے والی ہو۔ مگر افسوس ہے کہ مودودی صاحب تو ساختہ مسئلہ ارتداد کی طرح حیاتِ مسیحؑ کے مسئلہ میں بھی احادیث کو قرآنِ کریم پر قاضی بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں جو کسی تیسرے درجہ کے عالم کو بھی زیب نہیں دیتا۔

واقعہ ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(مکرم محمد عیسیٰ صاحب شاہد - ربوہ)

(۳)

ہمارے پاس قریش مکہ کے قاصد آئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں سے ہر ایک کے لئے ایک دیت مقرر کی تھی۔ اس کے لئے جو اس کو قتل کر دے یا قید کر دے ایک دفعہ میں اپنی قوم بنی مدلج کی مجلسوں میں سے ایک مجلس میں بیٹھا تھا کہ انہی میں سے ایک شخص آیا اور ہمارے پاس کھڑا ہوا۔ اور ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا سراقہ میں نے چند آدمی ابھی ساحل کے راستے پر دیکھے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ محمدؐ اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہ کہتا ہے کہ میں نے یقین کر لیا کہ یہ وہی ہیں۔ مگر اس سے کہا کہ یہ وہ نہیں ہیں تم نے فلاں فلاں کو دیکھا ہے وہ ابھی ہمارے سامنے گذرے ہیں۔ پھر میں تھوڑی دیر مجلس میں ٹھہرا پھر کھڑا ہوا اور گھر گیا اور میں نے اپنی لونڈی سے کہا کہ میرا گھوڑا فلاں ٹیلے کے پرے نکال کر تھامے رکھ میں نے اپنا نیزہ لیا اور اس کے ساتھ گھر کے پچھواڑے کی طرف سے نکلا۔ نیزے کے پھل کو میں نے زمین کے ساتھ لگایا۔ اور اس کے اوپر کی جانب کو جھکا دیا۔ اور اپنے گھوڑے کے پاس آیا اور اس پر سوار ہو کر میں نے اسے سرپٹ دوڑا دیا اور وہ مجھے لے چلا۔ یہاں تک کہ میں ان کے قریب ہوا تو میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی۔ میں اس سے گر پڑا۔ پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے ترکش کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔ اور اس سے تیر نکالے اور ان سے فال لی کہ میں انہیں نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں۔ تو وہی نکلا جسے میں ناپسند کرتا تھا۔ پھر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور پانسے کے خلاف عمل کیا وہ مجھے سرپٹ لے چلا۔ یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سنی اور آپؐ ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے۔ اور حضرت ابوبکرؓ بار بار ادھر ادھر دیکھتے تھے میرے گھوڑے کے اگلے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ یہاں تک کہ گھٹنوں تک اندر چلے گئے۔ میں اس سے گر گیا۔ تب میں نے اسے ڈانٹا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ مگر پاؤں نہ نکال سکا۔ جب سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے اگلے پاؤں سے ایک گرد اٹھی۔ جو دھوئیں کی طرح آسمان میں پھیل گئی۔ میں نے پھر تیروں سے فال لی پھر وہی نکلا جسے میں ناپسند کرتا تھا۔ میں نے آپ کو امان کی آواز دی۔ وہ ٹھہر گئے اور میں گھوڑے پر سوار ہو کر آپؐ کے پاس پہنچا اور میرے دل میں بار بار خیال آیا کہ عنقریب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امر غالب ہو جائے گا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ آپؐ کی قوم نے آپؐ کے بارے میں انعام مقرر کیا ہے اور آپؐ سے وہ ساری خبریں بیان کیں جو لوگ ان کی نسبت بیان کرتے تھے۔ میں نے ان کے سامنے توشہ اور سامان پیش کیا۔ انہوں نے نہ لیا اور نہ مجھ سے کچھ مانگا۔ البتہ یہ فرمایا کہ ہمارا حال پوشیدہ رکھنا۔ میں نے آپؐ سے درخواست کی کہ میرے لئے امن کا رقعہ لکھ دیں۔ تو عامر بن فہیرہ کو حکم دیا تو اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھ دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہو گئے۔ (بخاری باب الہجرۃ)

اور جب میں واپس ہونے لگا۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ اے سراقہ تیری اس وقت کیا شان ہوگی جب تجھے کسریٰ کے شاہی کنگن پہنائے جائیں گے۔ تو میں نے عرض کیا کہ کسریٰ ابن ہرمز شہنشاہ ایران کے کنگن؟ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں"

(سیرۃ الحلبیہ صفحہ ۴۹)

چنانچہ جب حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں ایران فتح ہوا اور کسریٰ کے خزانوں میں سے کنگن مال غنیمت میں حضرت عمرؓ کے سامنے پیش کئے گئے تو آپ نے سراقہ کو بلا کر یہ سونے کے کنگن پہنا کر اس پیشگوئی کو پورا فرمایا۔

ایک روایت میں ہے کہ سراقہ نے بیان کیا ہے۔ جب میں آپؐ کی تلاش میں نکلا۔ تو انعام کے لالچ کی وجہ سے میں تمام لوگوں سے زیادہ آپ کو پکڑنے کا خواہشمند تھا۔ لیکن جب واپس ہوا تو تمام لوگوں سے بڑھ کر میری شدید خواہش تھی کہ آپؐ کے بارہ میں کسی کو علم نہ ہو۔ (سیرۃ الحلبیہ صفحہ ۴۹)

دوران سفر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بریدہ بن حصیب الاسلمی اپنی قوم کے ستر آدمیوں سمیت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے لئے نکلے تھے ملا لیکن جب حضورؐ سے ہمکلام ہونے کا موقعہ ملا تو آپؐ کی قوت قدسیہ کو دیکھ کر آپؐ کی صداقت عیاں ہو گئی۔ چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت مسلمان ہو گیا۔ حتیٰ کہ اس نے عرض کی یا رسول اللہ جب آپؐ مدینہ میں داخل ہوں تو آپؐ کے پاس ایک جھنڈا ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے اس نے اپنی پگڑی اتار کر نیزہ پر باندھ کر جھنڈا بنا کر آپؐ کی خدمت میں پیش کیا۔

(سیرۃ الحلبیہ صفحہ ۵۵)

بخاری میں ایک روایت ہے کہ ہجرت کے سفر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت زبیر بن عوام جو ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام سے واپس آ رہے تھے ملے تو انہوں نے حضورؐ کے لئے اور حضرت ابوبکرؓ کے لئے سفید پارچہ جات پیش کئے۔

(بخاری باب الہجرۃ)

غرضیکہ آپ مختلف منازل طے کرتے ہوئے مدینہ کے قریب پہنچ گئے۔ اور مدینہ کے مسلمانوں کو خبر مل چکی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ چھوڑ دیا ہے۔ اسلئے وہ روزانہ مدینہ سے استقبال کے لئے آپؐ کی راہ دیکھتے اور دیر تک انتظار کے بعد جب دھوپ تیز ہو جاتی تو واپس گھروں کو چلے جاتے۔ چنانچہ جس دن حضورؐ مدینہ کے قریب پہنچے تو اس دن بھی مسلمان انتظار کے بعد واپس جا چکے تھے۔ اچانک ایک یہودی کی نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے رفقاء کے سفید لباس پر پڑی اور اس نے اونچی آواز سے پکار کر کہا یا بنی قیلہ جس کا تم انتظار کر رہے تھے وہ آ رہا ہے۔ اس خوشکن خبر کو سن کر مدینہ کے مسلمانوں کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے اور وہ فوراً ہتھیار سنبھال کر بھاگتے ہوئے مدینہ سے باہر نکل آئے۔

(ابن ہشام صفحہ ۱۳۷)

مدینہ کے نزدیک پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل نہ ہوئے۔ بلکہ دو اڑھائی میل کے فاصلہ پر مدینہ کی ایک بیرونی آبادی قباء میں مقیم ہوئے اور کلثوم بن الہدم بن امرؤ القیس کے ہاں قیام فرمایا۔ اس وقت آپؐ سعد بن خیثمہ سے گفتگو کر رہے تھے اس لئے لوگوں نے سمجھا کہ آپؐ نے انہی کے ہاں قیام فرمایا ہے۔ ابن ہشام کی روایت کے مطابق آپؐ بارہ ربیع الاول ۱۳ نبوی کو قبا پہنچے۔

شرح قسطلانی صفحہ ۳۲۷ و ابن ہشام صفحہ ۱۳۷

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قباء میں سوموار منگل۔ بدھ اور جمعرات کو قیام فرمایا۔ امام بخاریؒ نے لکھا ہے کہ حضورؐ کا قیام قباء میں چودہ دن تھا۔ (تاریخ صغیر)

قباء میں آپؐ نے پہلی مسجد کی بنیاد رکھی جس کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ۔

(سورۃ توبہ آیت ۱۰۹)

(ترجمہ:۔ البتہ وہ مسجد جو بنائی گئی ہے تقویٰ پر پہلے دن سے بہت حقدار ہے کہ تو اس میں کھڑا ہو۔

حضورؐ جمعہ کے روز مدینہ کے لئے روانہ ہوئے (ایک روایت میں جمعرات کا دن ہے (عمدۃ القاری) اور جمعہ کی نماز بنی سالم بن عوف کے محلہ میں ادا کر کے آپؐ کا قافلہ مدینہ کی طرف بڑھا۔ راستہ میں مسلمان عورتیں اور لڑکیاں آپؐ کے استقبال میں یہ شعر پڑھ رہی تھیں۔

طلع البدر علینا۔ من صنیعات الوداعی
وجب الشکر علینا۔ ما دعا للہ داعی

(سیرۃ الحلبیہ صفحہ ۵۵)

ترجمہ:۔ یعنی آج ہم پر وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کے چاند نے طلوع فرمایا ہے اس لئے ہم پر ہمیشہ کے لئے شکر واجب ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب انصار کے مکانوں کے آگے سے گذرتے تو وہ بڑھ بڑھ کر درخواست کرتے کہ حضورؐ ہمارے ہاں قیام فرمائیں۔ آپؐ نے ان کا یہ جوش دیکھ کر فرمایا۔

خلوا سبیلہا فانہا مامورۃ

(ابن ہشام صفحہ ۱۳۷)

میری اونٹنی کو چھوڑ دو کیونکہ یہ اس وقت مامور ہے۔ جہاں خدا کا منشاء ہوگا۔ وہاں یہ خود ہی بیٹھ جائے گی۔

چنانچہ آپؐ کی ناقہ اس جگہ پر بیٹھی جہاں پر مسجد نبوی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہاں سے کس کا گھر نزدیک ہے؟ تو حضرت ابوایوب انصاریؓ آگے بڑھے اور عرض کی حضورؐ یہ میرا گھر ہے تشریف لائیے۔ اور آپؐ کی اونٹنی کا کجاوہ اتار دیا۔ اور آپؐ نے حضرت ابوایوب انصاریؓ کے ہاں قیام فرمایا اور فرمایا۔

المرء مع رحلہ کہ آدمی اپنے کجاوے کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور حضورؐ کا قیام حضرت ابوایوب انصاریؓ کے ہاں تقریباً سات ماہ تک رہا۔

(فتوح البلدان صفحہ ۴ سیرۃ الحلبیہ صفحہ ۶۹)

قیادت تربیت

تمباکو نوشی کی قباحتیں

تمباکو کی نسبت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

"یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس عادت ہے کہ انسان دھواں اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت یہ ہوتا تو آپؐ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جائے۔ ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے ہاں مکروہات میں اسے شامل نہیں کر سکتے اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہیں ہے۔ ورنہ یونہی مال کو بے جا ضائع کرنا ہے"

(ملفوظات حضرت اقدس جلد پنجم صفحہ ۳۵۴)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دورہ کراچی

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ۲۱ جون بروز سوموار بذریعہ شاہین ایکسپریس کراچی تشریف لائے۔ چھاؤنی ریلوے اسٹیشن پر محترم امیر جماعت چوہدری احمد مختار صاحب مکرم قائد صاحب اور دیگر احباب جماعت و خدام نے استقبال کیا۔ صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ مہتمم صاحب مقامی مرکزیہ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھی تھے۔

اسی دن نماز مغرب کے بعد احمدیہ ہال میں آپ نے سورۃ نمل۔ رکوع ۵ کا درس دیا۔ جس میں آپ نے توحید حقیقی پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی۔ درس ایک گھنٹہ جاری رہا۔

مورخہ ۲۲/۶/۶۵ کو بھی نماز مغرب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے درس قرآن دیا۔ جس میں آپ نے سورۃ النجم کے پہلے رکوع کی تفسیر بڑے احسن پیرائے میں بیان فرمائی اس میں آپ نے مسئلہ معراج اور مسئلہ شفاعت پر سیر حاصل بحث فرمائی۔

مورخہ ۲۳/۶/۶۵ کو بعد نماز مغرب محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے سورۃ النجم کے دوسرے رکوع کی تفصیل کے ساتھ درس دیا۔ اس رکوع میں آپ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ترقی کرنے اس کے ساتھ تعلق قائم کرنے۔ گناہ کی حقیقت اور اس سے بچنے کے طریق بیان فرمائے اس طرح توحید الٰہی پر قائم رہنے اور شرک سے باز رہنے کی تلقین فرمائی۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اپنی امت کے بارہ میں تفصیل سے بیان فرمائی۔ یہ درس بھی ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

مورخہ ۲۴/۶/۶۵ عصر کی نماز کے بعد احمدیہ ہال میں جملہ عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ (مقامی و حلقہ جات) سے خطاب فرمایا۔ یہ اجلاس ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ جس میں تین امور کی طرف خدام کو توجہ دلائی

مورخہ ۲۵/۶/۶۵ اسی روز خطبہ جمعہ بھی آپ نے ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے اپنے بڑوں کا ادب کرنا اور چھوٹوں پر رحم کرنے کی طرف توجہ دلائی

جمعہ کے دن بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں آپ نے شان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلوؤں پر بڑی عمدگی سے روشنی ڈالی۔ اس اجلاس کی صدارت محترم امیر جماعت احمدیہ کراچی نے کی۔

مورخہ ۲۶/۶/۶۵ بعد نماز عصر احمدیہ ہال میں اصلاح ارشاد کے تحت مجلس مذاکرہ علمیہ منعقد کی گئی۔ جس میں صاحبزادہ صاحب نے نصف گھنٹہ تک "ضرورت مذہب" کے عنوان پر اپنا مبسوط مقالہ پڑھا۔ بعد میں سوالات کے جوابات بھی دئے۔ اس اجلاس کی صدارت محترم امیر صاحب نے کی۔

بعد نماز مغرب مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کراچی سے بعض امور کے متعلق مشورہ طلب فرمایا۔ اور اپنے قیمتی مشورہ سے نوازا۔ پونے گھنٹے تک یہ کارروائی جاری رہی۔

مورخہ ۲۶/۶/۶۵ بروز اتوار صبح ۱۱ بجے مجلس خدام الاحمدیہ کے اجلاس عام اور یوم والدین کے موقع پر آپ نے خدام سے ۱½ گھنٹہ تک خطاب فرمایا اور بعد میں اطفال کو انعامات تقسیم فرمائے۔

اس موقع پر آپ نے اپنے خدام کو بعض قیمتی نصائح سے نوازا۔ آپ نے فرمایا کہ خدام اپنے ظاہری اور باطنی تنظیم کو مضبوط کریں۔ اپنے اندر تقویٰ پیدا کریں۔ اپنی ہمتوں کو بلند کریں۔ نیک اور صالح بننے کی کوشش کریں کبر و غرور کو اپنے دلوں سے نکالیں۔ مایوسی کو قریب نہ آنے دیں۔ آخر میں والدین کو بھی اپنی اولاد کی تربیت کی طرف توجہ دلائی

اس دن چار بجے شام آپ نے مقامی لجنہ اماء اللہ کو خطاب فرمایا۔ جس میں لجنہ اماء اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نیز ان کو اولاد کے وقف کرنے کی تلقین کی۔

۲۶/۶/۶۵ شام چھ بجے حلقہ سوسائٹی کے خدام اور احباب جماعت کو خطاب فرمایا۔ پھر خدام سے نصف گھنٹہ تک خطاب فرمایا

دوران تقریر فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی عمارت کی تکمیل کا کام ہمارے سپرد ہے یہ درثہ ایک امانت ہے جو ضائع ہو گئی تو ہم سے زیادہ بدقسمت اور کوئی نہیں ہوگا۔

آخر میں آپ نے حلقہ کے خدام میں انعامات بھی تقسیم فرمائے۔ اسی روز بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ڈرگ روڈ میں خدام الاحمدیہ کا تربیتی جلسہ ہوا۔ نصف گھنٹہ اپنی بیش بہا نصائح سے نوازا۔

دس دن کے انتہائی کامیاب اور معروف دورہ کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب واپس ربوہ تشریف لے گئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ — کراچی)

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

ہمارے سالانہ اجتماع کی تاریخوں کا اعلان ہو چکا ہے۔ اور مرکز میں اس کی تیاری کا کام بھی شروع ہو چکا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کی طرف توجہ دیں۔ ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع آخر ستمبر ۱۹۶۵ء تک سارے کا سارا ادا کر دے تا اجتماع کے انتظامات بسہولت انجام پا سکیں

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بابو رحمت اللہ خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ دانہ تحصیل مانسہرہ کی وفات

یہ خبر بڑے رنج کے ساتھ پڑھی جاوے گی۔ کہ بابو رحمت اللہ خان صاحب صدر جماعت احمدیہ دانہ ۸/۶/۶۵ کو جبکہ وہ مانسہرہ سے دانہ واپس جا رہے تھے۔ گاؤں کے پاس پہنچتے ہی حرکت قلب بند ہو جانے پر راستہ میں ہی گر پڑے۔ چارپائی پر اٹھا کر گھر پہنچائے گئے۔ اور وہیں فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بنیادی جمہوریت کے منتخب ممبر تھے۔ حاجی احمد جی صاحب صحابی کے فرزند اور اپنے علاقہ اور حلقہ احباب میں بڑے ہر دلعزیز اور مہمان نواز تھے ۹/۶/۶۵ کو ۱۱ بجے دانہ۔ مانسہرہ ایبٹ آباد کی جماعتوں کے کثیر دوستوں نے شرکت کر کے مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری کی اقتدا میں نماز جنازہ پڑھی۔ خاکسار کی صدارت میں ایبٹ آباد۔ مانسہرہ اور دانہ کی جماعتوں نے ایک متفقہ قرارداد تعزیت پاس کر کے مرحوم کے اقربا سے دلی اور گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ جملہ احباب اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اور پسماندگان کے لئے صبر اور جماعت احمدیہ دانہ کی ترقی کے لئے بھی دعا کریں۔

(خاکسار محمد عرفان امیر ضلع ہزارہ)

ایک مخلص احمدی خاتون کا انتقال

عزیزہ سیدہ بتول بیگم بنت سید حسن محمد صاحب مرحوم کا مورخہ ۵ جولائی ۶۵ء کو انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک نیک بخت نیک اطوار خاتون تھیں۔ لدھیانہ کے ممتاز صوفی سادات خاندان کے ایک ممتاز سجادہ نشین کی بیٹی اور حضرت قاضی خواجہ علی صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے ڈاکٹر سید بشیر احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ محترمہ اپنے اکلوتے بیٹے سید الیاس بشیر سے ملنے آئیں اور مرض کینسر نے ان کو آن دبایا۔ ڈیڑھ ماہ قبل ان کو پہلے لاہور اور پھر منڈی بہاؤالدین پہنچا دیا گیا۔ جہاں انہوں نے کچھ عرصہ اس مہلک مرض میں تکلیف اٹھا کر آخر ۵ جولائی ۶۵ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک لڑکی اور ایک لڑکا چھوڑے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں کہ ان کے مدارج میں خدا تعالیٰ ترقی دے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے کر پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین

(خاکسار سید صوفی عبدالرحیم لدھیانوی ۱۲۔ فیری میڈوز ۱۔ کراچی ۳)

یہ نقدی کس کی ہے؟

چند روز ہوئے ہیں خاکسار کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے کچھ نقدی ملی ہے۔ جس صاحب کی نشانی بتا کر مجھ سے حاصل کر لے۔

(محمد شفیع محافظ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی لڑکی عزیزہ امۃ الحفیظ کی ہڈی تین جگہ سے ٹوٹ گئی ہے (مسعود احمد نمبردار قیام پور دکان ضلع گجرانوالہ)

(۲) میرا لڑکا جو ایم اے فائنل کا سٹوڈنٹ ہے۔ آجکل بیمار ہے۔ جس سے ہم سب پریشان ہیں۔

(فضل الرحمٰن بسمل بی اے بی ٹی)

(۳) خاکسار کے بھائی میاں محمد امین صاحب آف ڈسکہ کو گردہ میں درد ہے (سعید احمد غازی قیام پور)

(۴) میری ممانی صاحبہ دفعہ بلڈ پریشر عرصہ تین چار روز سے بیمار ہیں حالت تشویشناک ہے

(منور احمد جاوید معتمد مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر لاہور)

(۵) میرے لڑکے اشفاق ربانی کو پرسوں سے بخار ہے ابھی تک کوئی افاقہ نہیں۔ ملک بشارت ربانی گجرات

احباب سعید کی صحت اور کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ - راولپنڈی ۱۴ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے امریکہ کی طرف سے امدادی اداروں کے اجلاس کے التواء پر حیرت کا اظہار کیا ہے اور اس سلسلے میں پاکستان کے ردعمل سے عالمی بنک کو بھی آگاہ کر دیا گیا ہے۔ بادر کیا جاتا ہے کہ پاکستان نے امدادی ادارہ کے اجلاس کے التواء پر اظہار بیزاری کیا ہے۔

واضح رہے کہ مسٹر بھٹو نے کل قومی اسمبلی میں خارجہ پالیسی پر تقریر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ گذشتہ سال امداد دینے والے ممالک کے ابتدائی اجلاس میں پاکستان کو منصوبے کے پہلے سال کے لئے ۵۰ کروڑ ڈالر مہیا کرنے کی بات طے ہو چکی تھی۔ اس اجلاس میں غیر ملکی امداد استعمال کرنے کی صلاحیت اور استعداد کے سلسلے میں پاکستان کا تاثر یہ تھا کہ ۲۷ جولائی کے اجلاس میں ہمیں پچاس کروڑ ڈالر کی امداد کی رسمی منظوری دی جائے گی۔

• - نئی دہلی - ۱۴ جولائی - بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے اعلان کیا ہے کہ ثالثی کا اصول صرف رن کچھ کے تنازعہ میں منظور کیا گیا ہے۔ پاکستان اور بھارت کے دوسرے تنازعات میں اسے بنیاد نہیں بنایا جائے گا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ صدر ناصر نے پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی پر سخت تشویش کا اظہار کیا تھا اور وہ اس بات کے خواہش مند تھے کہ رن کچھ کے سوال پر دونوں میں تصفیہ ہو جائے وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ بھارت اور پاکستان کے باہمی اختلافات ختم ہو جائیں۔ بھارتی وزیر اعظم کانگریس پارلیمانی پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔

مسٹر شاستری نے کہا کہ رن کچھ کے سمجھوتے کے تحت جو ٹریبونل قائم کیا جائے گا۔ وہ بین الاقوامی سرحد کا تعین کرے گا اور اس بارے میں جو شبہات ہیں ان کو دور کر دے گا بہرحال ہمارا موقف بہت مضبوط ہے اور توقع ہے کہ اسے تسلیم کر لیا جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ یہ سمجھ لینا غلط ہوگا کہ ثالثی کا اصول بھارت اور پاکستان کے دوسرے تنازعات میں بھی بنیاد بنا لیا جائے گا

بھارتی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ خنجر کوٹ ہمارے وقار کا سوال بن گیا تھا۔ پچھلے دنوں جب مخالف پارٹیوں کے لیڈروں سے میری ملاقات ہوئی تھی تو انھوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا تھا کہ پاکستان ہرگز یہ علاقہ خالی نہیں کرے گا۔ انھوں نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ کیا آپ کو یقین ہے کہ پاکستان خنجر کوٹ کو خالی کرنے پر آمادہ ہو جائے گا میں نے ان سے کہا تھا کہ ہم اس وقت تک کسی قسم کی بات چیت نہیں کریں گے جب تک ہمارا بنیادی مطالبہ تسلیم نہیں کر لیا جاتا۔ بہرحال اب یہ قصہ ختم ہو گیا ہے دونوں ملکوں کی فوجیں رن کچھ سے نکل گئی ہیں اور بہت تھوڑے سے علاقے میں پاکستان کی پولیس گشت کرتی ہے۔

• - نئی دہلی ۱۴ جولائی - نئی دہلی کے سرکاری حلقوں نے کہا ہے کہ بھارتی فوجوں کو جو پاکستان کی سرحدوں سے ہٹانے کا کام مناسب طریقہ سے جاری ہے اور اس میں کسی قسم کے تساہل یا لیت ولعل سے کام نہیں جا رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ حکومت رن کچھ کے سمجھوتہ پر پوری طرح عمل کر رہی ہے۔

ان حلقوں نے کہا کہ پاکستان کے اخبارات کی یہ خبر درست نہیں ہے کہ بھارتی فوجیں سرحدوں سے نہیں ہٹائی جا رہی ہیں اور ان کے انخلاء کا کام بہت آہستہ آہستہ ہونے کے بارے میں ہے۔

• - ماسکو ۱۴ جولائی - روس کے شمالی ویٹ نام کو مزید اقتصادی اور فوجی امداد دینے منظور کی ہے روسی خبر رساں ایجنسی تاس کے مطابق شمالی ویٹ نام کے نائب وزیر اعظم مسٹر لی تھان نگی اور مسٹر برزنیف کے درمیان بات چیت کے بعد امداد کا معاہدہ طے پایا ہے گا۔

• - نئی دہلی ۱۴ جولائی - بھارت روس سے آبدوزیں حاصل کرے گا اس سلسلے میں روسی حکام سے بات چیت کرنے کے لئے ایک بھارتی وفد اس ماہ روس جائے گا یہ وفد بھارتی بحریہ کے اعلیٰ افسروں پر مشتمل ہوگا۔ وفد کی قیادت بھارتی وزارت دفاع کے ایڈیشنل سیکرٹری کریں گے۔ باخبر حلقوں کے مطابق فی الحال بھارت روس سے ۴ آبدوزیں حاصل کرنے کے لئے بات چیت کرے گا اور بعد ازاں مزید آبدوزیں بھی حاصل کرے گا۔

درمیں اثناء بھارتی بحریہ کے افسروں کو تربیت دینے کے لئے برطانوی آبدوزیں بھارت پہنچ گئی ہیں۔

• - نیویارک ۱۴ جولائی امریکی فضائیہ کا ایک طیارہ گذشتہ روز بحر اوقیانوس میں گر کر تباہ ہو گیا اس حادثے میں نو افراد ہلاک ہو گئے۔ چار انجنوں والے اس طیارے کا ایک انجن پرواز کے دوران خراب ہو گیا تھا اور دوسرے میں آگ لگ گئی تھی۔

• - واشنگٹن ۱۴ جولائی - باخبر امریکی حلقوں کے مطابق موسم گرما کے آخر تک ویٹ نام میں امریکی فوج کی تعداد ایک لاکھ ہو جائے گی

• - راولپنڈی ۱۴ جولائی - قومی اسمبلی میں کل مغربی پاکستان کی ریاستوں کے حکمرانوں کے حقوق و مراعات کی تفصیلات بتائی گئیں۔ سرحدی علاقوں اور ریاستوں کے امور کے پارلیمانی سیکرٹری نے ڈاکٹر علیم کے سوال کے جواب میں بتایا کہ صوبہ میں چار ریاستیں چترال، دیر، سوات اور امب ہیں۔ اور ان پر بالترتیب مہتر ہائی نس مہتر محمد سیف الملوک ناصر میجر جنرل نواب محمد شاہ خسرو خان میجر جنرل میاں گل، جہاں زیب، میجر نواب سر محمد فرید خان حکمران ہیں۔

ان میں مہتر چترال کو سرکاری دورہ کے دوران کسی بھی فوجی چھاؤنی میں پہنچنے پر گیارہ توپوں کی سلامی دی جائے گی دیر اور سوات کے حکمران سلامی کے مستحق نہیں ہیں۔ مہتر چترال گارڈ آف آنر کے بھی مستحق ہیں۔ گارڈ آف آنر انفنٹری کے ۵۰ فوجیوں پر مشتمل ہوگا جس کی قیادت جونیئر کمیشنڈ افسر کرے گا۔

چاروں حکمران بیرونی دوروں سے واپسی پر جائز ضرورت کا سامان اور اپنے ذاتی استعمال کی چیزیں لا سکیں گے اور ان پر ڈیوٹی نہیں لی جائے گی یہ چاروں حکمران عدالت کی حاضری سے بھی مستثنیٰ ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں اپنے مکانات اور کاروں پر ذاتی پرچم لہرانے کی بھی رعایت حاصل ہے چاروں والیان ریاست اور ان کے خاندان اپنے ذاتی استعمال کے لئے اسلحہ وغیرہ رکھ سکتے ہیں۔

-:-

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز سید مبشر احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ مسرت پروین بنت جمعدار محمد اشرف شہید مرحوم ربوہ محلہ فیکٹری ایریا کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار (۵۰۰۰/-) روپے بتاریخ ۱۸ جون ۱۹۶۵ء بروز جمعہ عمل میں آیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد نے بعد نماز جمعہ اس نکاح کا اعلان فرمایا۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ اس رشتہ کے دونوں فریقوں کے لئے دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(حلیم سید پیر احمد ہوشیار پوری - حال سیالکوٹ)

اہل ربوہ کے لئے خوشخبری

ہم لائل پور شہر کی مشہور آفاق گنیش مشینری لمیٹڈ کی انجینئر رائے گھی اول درجہ و جیٹاس آٹا میدہ سوجی۔ صابن کے لئے ایجنٹ مقرر ہوئے ہیں آپ ربوہ کے ہر دکاندار سے یہ مال طلب کر سکتے ہیں نہایت عمدہ اور سستا ہے۔ (ماشو انجینئرنگ بازار (ربوہ)

خصوصی ہیرے

دیگر بیش قیمت پتھر خود پسند و جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور - فون ۲۶۲۳

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے اور ہمیشہ زندہ ہی رہے گا

جو خدا کا ہو جاتا ہے وہ اسکی تائید میں غیر معمولی نشانات ظاہر کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دنیا میں ہر ایک چیز کی قدر اس کی کمیابی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مثلاً پانی ایک بہت ضروری چیز ہے مگر لوگ اسے سنبھال کر نہیں رکھتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جس وقت اس کی ضرورت پڑے گی۔ اسی وقت مل جائے گا۔ ہوا صحت کے لئے کیسی ضروری چیز ہے مگر کوئی انسان اس کو سنبھالتا نہیں۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جب اس کی ضرورت ہوگی وہ خود ہی ناک اور موہنہ کے راستے اندر چلی جائے گی۔ لیکن یہی پانی جس کی عام طور پر قدر نہیں کی جاتی۔ اور کوئی قیمتی چیز معلوم نہیں ہوتی۔ ایک ایسے جنگل میں جہاں پانی کا نام و نشان نہ ہو نہایت قیمتی ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس وقت کسی کے پاس ایک گلاس پانی ہو تو وہ بہت بڑی قیمت پر بھی کسی کو نہیں دیتا تو ہر چیز کی قیمت اس کی ضرورت کے مطابق گھٹتی بڑھتی ہے۔ دیکھو غلہ جس وقت زیادہ ہوتا ہے اس وقت سستا ہوتا ہے اور جب کم ہوتا ہے تو مہنگا ہو جاتا ہے اسی طرح اگر دنیا میں کئی خدا ہوتے تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ ایک نہ ملا تو اور مل جائے گا۔ مگر فرمایا صرف ایک ہی اللہ ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اس کو چھوڑ کر کسی اور کی تلاش کر لوں گا تو ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ ایک ہی ہے دو نہیں۔ تین نہیں چار نہیں ہزاروں لاکھوں نہیں۔ جب ایک ہی اللہ ہے تو اس کو چھوڑ کر اور کہاں جاؤ گے۔ پھر ہر وقت تمہیں اس کی ضرورت ہے اور ہر لمحہ اس کے محتاج ہو۔ دنیا میں لوگ بعض دفعہ بادشاہوں کو ناراض کر لیتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ کیا ہوا اگر یہ بادشاہ ناراض ہو گیا ہے تو اس کے ملک چھوڑ کر دوسرے ملک میں چلے جائیں گے چین کا بادشاہ اگر ظالم ہے تو وہ ایران میں پناہ لے سکتا ہے۔ ایران کا بادشاہ اگر ظالم ہے تو انگلستان میں پناہ لے سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے بھاگ کر وہ کہاں جائے گا۔ کیونکہ کوئی زمین ایسی نہیں جو خدا کی نہ ہو۔ اور کوئی حکومت ایسی نہیں جو خدا کے قبضہ میں نہ ہو۔ پھر کوئی دوسرا خدا نہیں کہ انسان اس کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ کئی خدا ہیں اور ان کے خداؤں میں جھگڑے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے کہ شیو نے ایک آدمی پر ناراض ہو کر اسے مار ڈالا۔ لیکن وہ برہما خدا کا پیارا تھا۔ اس نے کہا ہم پیدا کرنے والے ہیں ہم اس کو زندہ کر لیں گے۔ چنانچہ برہما نے اسے زندہ کر دیا مگر شیو نے اسے پھر مار دیا اور برہما نے پھر اسے زندہ کر دیا۔ غرض شیو اسے مارتے جاتے اور برہما زندہ کرتے جاتے۔ یہی ان کا جھگڑا لگا رہا۔ یہ ہندوؤں کے خیالات ہیں۔ مگر ہمارے ہاں تو ایسے خدا نہیں ہیں کہ ایک مارے اور دوسرا زندہ کرے۔ ایک ناراض ہو تو دوسرا راضی ہو جائے۔ دیکھو ایک ملازم اپنے آقا کو جواب دے سکتا ہے کہ میں تمہاری ملازمت نہیں کرتا۔ کیونکہ اسے دوسری جگہ ملازمت مل جاتی ہے مگر ہم خدا تعالیٰ کو یہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ ایک ہی آقا ہے اور اس کے سوا اور کوئی آقا نہیں۔ پھر ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ وہ آدمؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ اور نوحؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا، ابراہیمؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا وہ موسیٰؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ وہ عیسیٰؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی زندہ تھا اور وہ آج بھی زندہ ہے اور اگر دنیا ہزاروں سال تک قائم رہے گی تو ہزاروں سال تک اور اگر ایک کروڑ سال تک قائم رہے گی تو کروڑ سال تک اور اگر ایک ارب سال تک قائم رہے گی تو ایک ارب سال تک وہ اپنی زندگی کے نشانات دکھاتا چلا جائے گا۔ کیونکہ وہ حی و قیوم خدا ہے اور وہ لا تاخذہٗ سنۃ ولا نوم کا مصداق ہے اس پر اونگھ اور نیند نہیں آتی تو اس کے زندہ نشانات کا سلسلہ کس طرح ختم ہو سکتا ہے۔ جب ایسے خدا سے انسان اپنا تعلق پیدا کر لیتا ہے تو اس کی ضرورتوں کا وہ آپ کفیل ہو جاتا ہے اور ہمیشہ اس کی تائید کے لئے اپنے غیر معمولی نشانات ظاہر کرتا ہے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۵۵۸-۵۵۹)

چندہ مسجد ڈنمارک اور احمدی خواتین کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ سات جولائی تک احمدی خواتین کی قربانیوں کے نتیجہ میں مسجد ڈنمارک کے ایک لاکھ ساٹھ ہزار کے وعدہ جات وصول ہو چکے ہیں اور ایک لاکھ سترہ ہزار روپے نقد وصول ہو چکے ہیں۔ مسجد بنانے کا تخمینہ دو لاکھ کا ہے اور جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء سے قبل ہم نے پوری دو لاکھ رقم جمع کرنی ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ میں لجنات کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اپنی اپنی لجنہ میں پھر سے جائزہ لیں کہ کوئی عورت ایسی تو باقی نہیں رہ گئی جس نے اس کار خیر میں حصہ نہ لیا ہو۔ خواہ کتنا تھوڑا چندہ دے کر حصہ لیں۔ لیکن ایک ایک عورت کا شامل ہونا ضروری ہے۔ تاکہ یہ مسجد تمام احمدی مستورات کی طرف سے ہو۔ نیز جو لجنات اپنے وعدہ جات کی مکمل فہرستیں بھجوا چکی ہیں وہ اب وصولی کی طرف توجہ کریں۔ جن مقامات پر لجنات قائم نہیں وہاں کے مربیان اور پریذیڈنٹوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ وہاں کی مستورات سے چندہ وصول کر کے بھجوائیں

(خاکسار مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

برادرم مکرم محمد بشیر شاد صاحب مبلغ نائیجیریا مغربی افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے تین بچیوں کے بعد پہلا فرزند مورخہ ۷ جولائی بروز بدھ عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت محمود نصیر تجویز فرمایا ہے احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ مولود نیک صالح لمبی عمر پائے والاخادم دین ہو۔ برادرم شاد صاحب حال ہی میں تبلیغ اسلام کے لئے دوبارہ نائیجیریا تشریف لے گئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی صحیح رنگ میں خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ (مہتمم تعلقات عامہ الاحمدیہ مرکزیہ)

پاکستان کو دوستوں کی ضرورت ہے، آقاؤں کی نہیں

عوام کو خطرناک صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے

راولپنڈی ۵ جولائی۔ صدر ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کسی ملک کی غلامی قبول نہیں کرے گا۔ البتہ وہ دنیا کے ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ "ہمیں دوستوں کی ضرورت ہے آقاؤں کی نہیں" وہ کل تیسرے پہر راولپنڈی میں پاکستان مسلم لیگ کونسل کے سالانہ اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ صدر نے جو پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ بھی ہیں کہا کہ پاکستان امریکہ سے دوستانہ تعلقات برقرار رکھنا چاہتا ہے اور ہماری یہ بھی خواہش ہے کہ ہم چین روس اور بھارت سے خوشگوار اور اچھے ہمسایوں جیسے تعلقات استوار کریں۔

صدر نے تالیوں کی گونج میں اعلان کیا کہ پاکستان اپنی آزادی کا سودا نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی ایسی کوئی بات کرے گا جس سے ہماری سلامتی اور آزادی کو خطرہ لاحق ہو جائے۔ آپ نے کہا "ہم نے دو سو سال بعد آزادی اس لئے حاصل نہیں کی کہ اب کوئی اور طاقت ہماری آزادی کو سلب کرے اور ہمیں اپنا غلام بنا لے"

صدر نے قوم کو خبردار کیا کہ اسے خطرناک حالات بیان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے انھوں نے کہا کہ قومی وقار اور خود مختاری کے لئے ہمیں گراں قدر قربانیاں دینا ہوں گی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴